احادیث پر مختصر بحث کی ہے جو علم ، عدالت اور صبروتحمل اور عبادت الٰہی سے متعلق ہیں اور ان میں بعض نفسیاتی نکات بیان فرمائے ہیں جو نہایت دلچسپ اور فکر انگیز ہیں ۔ یہ تقریر انہوں نے رنگون میں جنوری ۱۹۸۰ء میں کی تھی ۔

دوسری تقریر میں انہوں نے علم و حصول علم سے متعلق احادیث پاک میں جو ہدایات آئی ہیں ان کو اپنا موضوع بحث قرار دیا ہے۔یہ تقریر انہوں نےاپنی پہلی تقریر کےصحیح ایک سال بعد رنگون ہی میں ۱۹۸۱ء میں کی تھی اور اس میں ان احادیث پر بحث کی ہے جو " طلب علم " اور " طالب علم " کے فضائل میں وارد ہوئی ہیں ۔ اس میں ان نکات پر خاص طور سے تاکید کی گئی ہے کہ اسلامی تعلیمات میں حصول علم کے ساتھ عمل کی غیر معمولی اہمیت بیان کی گئی ہے کیونکہ " جب تک علم عمل میں منتقل نہیں ہوتا ایسا معاشرہ قائم نہیں ہو سکتا جس کی بنیاد درست ہو اور جس معاشرہ کی بنیاد درست نہ ہو وہ پرامن ، متوازن ، صالح ، صحت مند اور پاکیزہ معاشرہ نہیں ہو سکتا اور ایسے ہی معاشرہ کا قیام انسانی کوششوں کا مقصود ہوتا ہے اور ایسا ہی معاشرہ انسان کیلئے اس کے اصلی مقصد حیات تک پہنچنے کی راہ کھول سکتا ہے ۔"

تیسری تقریر بھی انہوں نے رنگون ہی میں اسی سال جنوری ۱۹۸۱ء میں کی تھی ۔ اس میں انہوں نے " جہاد " پر احادیث پاک کی روشنی میں مختصر بحث کی ہے ۔ اس موقع پر انہوں نے اسلام میں جہاد کی اہمیت کی وضاحت کی ہے اور جہاد سے متعلق غیر مسلموں میں بعض غلط فہمیوں کے ازالہ کی کوشش کی ہے ۔ نیز "جہاد " کی اقسام بیان کرکے جہاد اصغر اور جہاد اکبر کا فرق

حصه میں ان کی وہ تین تقریریں ھیں جو انھوں نے بعض مذھبی موضوعات پر مختلف اوقات میں کی ھیں ۔ یہ حصه دوسرے حصوں کی نسبت زیادہ تازگی کا حامل ہے ، کیونکہ یہ ان کے تازہ ترین افکار کی نشاندھی کرتا ہے ، جن کا اظہار انھوں نے پاکستان سے باھر پاکستان کی نمائندگی کے فرائض کی انجام دھی کے دوران کیا ہے۔

دوسرا حصه ادب و ثقافت سے متعلق دس مضامین پر مشتمل ہے جس میں فاضل مصنف نے اصول تنقید ، غالب کی طنزیات ، اقبال کا فلسفه اور شاعری ، فیض ، مجاز اور جذبی تین ہم عصر شعرا ، سلام مچھلی شہری ، ایک بھولا بسرا ناول „ شوکت آرا بیگم „ اور امیرخسرو کا ھماری تاریخ ثقافت میں مقام اور ان کا رنگ تغزل پر اظہار خیال کیا ہے، نیز یوم اقبال پر چند تعارفی کلمات بھی اسی حصه میں دیئے ھیں ۔

تیسرے حصه میں ان کی ایک واحد غزل „ خوشا به فصل بہاراں „ ہے جو انھوں نے ۱۹۷۳ء میں لکھی تھی ۔

جہاں تک „ معروضات „ کے پہلے حصه کا تعلق ہے ھم اس پر کچھ مزید تبصرہ کریں گے ۔ اس میں انھوں نے حدیث پاک رسول اکرم صلی اللہ علیه وسلم کے بعض پہلوؤں پر نہایت دلچسپ اور فکر انگیز طریقه سے اظہار خیال کیا ہے ۔ یہ حصه ان کی تین تقاریر پر مشتمل ہے جو انھوں نے میلاد مسعود سرور کائنات صلی اللہ علیه وسلم کے مبارک موقع پر پاکستان سے باھر پاکستان کی سفارت کے فرائض انجام دینے کے دوران کی تھیں ۔

پہلی تقریر میں انھوں نے احادیث پاک کی روشنی میں نفسیات انسانی کے چند پہلو بیان کئے ھیں ۔ اس تقریر میں انھوں نے ان

## نقد و تبصرہ

نام کتاب : معروضات
نام مصنف : جناب سید ارتضیٰ حسین
قیمت : ۵۵ روپیہ
سال طباعت : ۱۹۸۲ء
صفحات : ۱۹۶
ملنے کا پتہ : شیخ غلام علی اینڈ سنز کراچی، لاہور، حیدرآباد

" معروضات " کے مصنف جناب ارتضیٰ حسین کا تعلق اصلاً میرٹھ کی مردم خیز سر زمین سے ہے جس نے بے شمار نمایاں ادیب شاعر اور دانشمند حضرات پیدا کئے ہیں ـ ان کا اپنا خاندان علم و فضل کے لحاظ سے نہایت شہرت اور عظمت کا حامل رہا ہےـ ہمارے ممتاز شاعر، ادیب و نقاد پروفیسر مجتبیٰ حسین جیسے مایۂ ناز افراد کا تعلق اسی خاندان سے ہےـ

ارتضیٰ حسین کی کتاب " معروضات " ہمارے ادبی سرمائے میں ایک گرانقدر اضافہ ہےـ یہ کتاب ان کی ان تقاریر اور مضامین کا مجموعہ ہے جو گذشتہ چالیس سال کے عرصہ کے دوران ان کی فکر کا نتیجہ رہے ہیں ـ یہ کتاب تین حصوں پر مشتمل ہےـ پہلے

بیان کیا ہے اور اسکی تاکید کی ہے کہ جہاد کا مقصد اعلاءِ کلمۃ اللہ اور کسب مرضئ الہ اور دنیا سے ظلم کا نام و نشان مٹانا ہے کیونکہ «اللہ کے نزدیک بہترین جہاد ظالم کے سامنے سچی بات کہنا ہے» اور «بہترین جہــاد یہ ہے کہ انسان کسی دوسرے پر ظلم کے درپے نہ ہو»

مختصر یہ کہ ان تقریروں کی آج کے دور میں جب ہمارے ملک میں اسلامی نظام کی تشکیل کی کوششیں جاری ہیں نہایت اہمیت ہے۔ ہم اس کتاب کی اشاعت پر فاضل مصنف کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور خداوند کریم کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ ان کو مزید توفیقات عطا فرمائے۔

( علی رضا نقوی )